



سوال

(107) قبل از عدت نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میاں بیوی کا نکاح کے بعد ایک دن لٹھے رہے، پھر اس کے بعد خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا اور بیوی نے طلاق کے پانچویں دن دوسرے مرد سے نکاح کر لیا، یعنی قبل از عدت اب گزارش یہ ہے کہ مذکورہ نکاح شریعت کے مطابق جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ مذکورہ صورت میں یہ نکاح ناجائز ہے کیونکہ قبل از عدت کیا گیا نکاح ناجائز ہے اور طلاق کی عدت تین حیض ہے جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ تَطَّلَقُ مَثَرُ بَيْضٍ بِأَنْفُسِهِنَّ عَلَيَّ قُرْوَةً (البقرة: ۲۲۸)

”یعنی طلاق یافتہ عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو نکاح سے بچا کے رکھیں۔“

اور یہ حکم اس عورت کے لیے ہے جس کو حمل نہیں ہے اور اگر کوئی حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے جس طرح قرآن میں ہے:

يَحْضُنَّ وَأُو لَاتٍ لَّا تَحْمِلْنَ أَنْ يَحْضُنَّ تَحْمِلْنَ (الطلاق: ۴)

”یعنی حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل (بچہ پیدا ہونا) ہے۔“

لیکن اگر حیض آتا ہی نہیں صفر سنی یا کبر سنی کی وجہ سے تو اس کی عدت تین مہینہ ہے جس طرح قرآن میں ہے:

وَ يَحْضُنَّ مِنْ نِسَاءٍ نَحْمِلْنَ أَنْ يَحْضُنَّ تَحْمِلْنَ (الطلاق: ۴)

”اور وہ عورتیں جو حیض سے نہ امید ہو چکی ہیں اگر تمہیں کوئی شک ہے تو ان کی عدت تین ماہ ہے یا جن عورتوں کا ابھی حیض نہ آتا ہو۔“

بہر حال دوران عدت نکاح کرنا جائز نہیں ہے جس طرح قرآن میں ہے:



وَلَا تَعْرَضُوا عُقْدَةَ الْكَوْثَرِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْبَيْتَ الْمَقْدِسَ (البقرة: ۲۳۵)

”یعنی جب مقررہ عدت اپنے خاتمہ تک نہ پہنچ جائے تب تک نکاح کا ارادہ نہیں کرو۔“
حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدہ

صفحہ نمبر 449

محدث فتویٰ